احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 12 اپریل 2001ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 12 اپریل 2001ء - 17 محرم 1422 ہجری - 12 - شہادت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 79

دین کا پہلوان

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

رویا میں کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے ان میں سے کسی کی قمیص سینہ تک اور کسی کی اس سے تھوڑا اوپر یا نیچے تھی - مگر عمر کو اپنی قمیص گھسیٹتے ہوئے دیکھا صحابہ نے پوچھا آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے فرمایا اس سے مراد دین ہے-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر حدیث نمبر 3415)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دیکھو کس قدر فائدہ پہنچا - ایک زمانہ میں یہ ایمان نہ لائے تھے اور چار برس کا توقف ہو گیا - اللہ تعالیٰ خوب مصلحت سمجھتا ہے کہ اس میں کیا سر ہے - ابوجہل نے کوشش کی کہ کوئی ایسا شخص تلاش کیا جاوے جو رسول اللہ ؐ کو قتل کر دے - اس وقت حضرت عمرؓ بڑے بہادر اور دلیر مشہور تھے اور شوکت رکھتے تھے - انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے رسول اللہ کے قتل کا بیڑا اٹھایا اور معاہدہ پر حضرت عمرؓ اور ابوجہل کے دستخط ہو گئے اور قرار پایا کہ اگر عمر قتل کر آویں تو اس قدر روپیہ دیا جاوے-

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے جاتے ہیں - دوسرے وقت وہی عمرؓ اسلام میں ہو کر خود شہید ہوتے ہیں - وہ کیا عجیب زمانہ تھا - غرض اس وقت یہ معاہدہ ہوا کہ میں قتل کرتا ہوں - اس تحریر کے بعد آپؐ کی تلاش اور تجسس میں لگے راتوں کو پھرتے تھے کہ کہیں تنہا مل جاویں تو قتل کر دوں - لوگوں سے دریافت کیا کہ آپؐ تنہا کہاں ہوتے ہیں - لوگوں نے کہا نصف رات گزرنے کے بعد خانہ کعبہ میں جا کر نماز پڑھا کرتے ہیں - حضرت عمر یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے چنانچہ خانہ کعبہ میں آ کر چھپ رہے - جب تھوڑی دیر گزری تو جنگل سے لا الہ الا اللہ کی آواز آتی ہوئی معلوم ہوئی - اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آواز تھی - اس آواز کو سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ وہ ادھر ہی کو آ رہی ہے - حضرت عمرؓ اور بھی احتیاط کر کے چھپے اور یہ ارادہ کر لیا کہ جب سجدہ میں جائیں گے تو تلوار مار کر سر مبارک تن سے جدا کر دوں گا - آپؐ نے آتے ہی نماز شروع کر دی - پھر اس کے آگے کے واقعات خود حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں اس قدر رو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا - یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا سجد لک روحی و جنانی یعنی اے میرے مولیٰ میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کو سن کر جگر پاش پاش ہوتا تھا - آخر میرے ہاتھ سے ہیبت حق کی وجہ سے تلوار گر پڑی - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا ہے اور ضرور کامیاب ہو جائے گا - مگر نفس امارہ برا ہوتا ہے - جب آپؐ نماز پڑھ کر نکلے - میں پیچھے پیچھے ہو لیا - پاؤں کی آہٹ جو آپؐ کو معلوم ہوئی - رات اندھیری تھی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا - کون ہے؟ میں نے کہا - عمر - آپؐ نے فرمایا - اے عمر - نہ تُو رات کو پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ دن کو - اس وقت مجھے رسول اللہ ؐ کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کریں گے - میں نے عرض کیا - یا حضرت! بد دعا نہ کریں-

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ وقت اور وہ گھڑی میرے اسلام کی تھی - یہاں تک کہ خدا نے مجھے توفیق دی کہ میں مسلمان ہو گیا-

(ملفوظات جلد اول ص 424)

حضور ایدہ اللہ کی نواسی کی ولادت باسعادت

☼ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترمہ عطیۃ المجیب صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم ملک سلطان محمد خان صاحب ابن مکرم ملک ہارون سلطان صاحب کے ہاں 9-اپریل 2001ء کو بچی کی پیدائش ہوئی ہے - حضور انور نے نومولودہ کا نام ''ھبۃ النور'' عطا فرمایا ہے - احباب جماعت کی طرف سے پیارے آقا اور بچی کے والدین کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض ہے-

نومولودہ کی درازی عمر' نیک' سعادت مند اور خادمہ دین ہونے نیز والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی درخواست دعا ہے-

محترم چوہدری غلام محمد صاحب سراء وفات پا گئے

☼ احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ عملہ حفاظت خاص کے سابق رکن اور جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم چوہدری غلام محمد سراء صاحب حال کارکن جامعہ احمدیہ مورخہ 9-اپریل 2001ء بروز سوموار صبح ساڑھے تین بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے - آپ کی عمر 75 سال تھی - آپ دعا گو تہجد گزار اور متقی انسان تھے - آپ کو لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت کرنے اور قریب رہنے کا اعزاز حاصل ہے - آپ کی نماز جنازہ مورخہ 10-اپریل 2001ء بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پڑھائی - ربوہ کے علاوہ پاکستان کے کئی اضلاع سے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی - قبر تیار ہونے پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے دعا کرائی-

ذاتی حالات: آپ 1926ء کو دوست پور ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے - آپ کے والد کا نام محترم

باقی صفحہ 8 پر

بین المذاہب نمائش میں جماعت احمدیہ میلبورن (آسٹریلیا) کا سٹال

رپورٹ مرتبہ: وحید احمد صاحب - سیکرٹری اشاعت ملبورن آسٹریلیا

مورخہ 20 / جنوری 2001ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ میلبورن کو ایک بین المذاہب نمائش میں شرکت کا موقعہ ملا اور اس موقعہ پر دین کی نمائندگی میں "مذہب اور آرٹ" سے متعلق دینی تعلیمات کو پیش کیا گیا۔

نمائش کا انتظام

اس مذہبی نمائش کا انتظام Interfaith network of city of greater dandenong نے کیا تھا۔ یہ نمائش Jan Wilson کمیونٹی سنٹر واقع Dandenong North میں منعقد ہوئی۔ اس نمائش کا موضوع "مذہب اور آرٹ" تھا۔ اور اس کے لئے دوپہر ایک بجے سے ساڑھے چار بجے کا وقت رکھا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کا لوگو (Logo)

سٹیج پر تمام مذہبی تنظیموں کے Logo آویزاں کئے گئے تھے جن میں جماعت احمدیہ کا لوگو بھی موجود تھا۔ یہ لوگو 40X40 سنٹی میٹر کے سفید کپڑے پر بنا ہوا تھا جس پر سب سے اوپر کلمہ طیبہ اور اس کا انگریزی ترجمہ' نیچے احمدیہ ایسوسی ایشن آف آسٹریلیا کے الفاظ اور درمیان میں "Love for all hatred for none" کے کلمات تحریر کئے گئے تھے۔ جبکہ ان کلمات کے بائیں طرف "منارۃ المسیح" بنایا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کا لوگو انٹرفیتھ والوں کے پاس ہی رہتا ہے۔ جب بھی کوئی مذہبی تقریب انٹرفیتھ کی طرف سے ہوتی ہے تو وہ از خود Dispaly کر دیتے ہیں جو جماعت احمدیہ کے تعارف کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔

سٹال کی تیاری و تزئین

تمام مذہبی تنظیموں کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر مقررہ کمیونٹی سنٹر پہنچ کر اپنے اپنے سٹال لگانے کے لئے کہا گیا تھا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میلبورن کو کمیونٹی سینٹر کے بڑے حال کے اندر داخل ہوتے ہی دروازے کے بائیں جانب جگہ دی گئی تھی۔ سٹال کی تزئین اس طرح کی گئی کہ دیوار پر سب سے اوپر کلمہ طیبہ مع انگریزی ترجمہ اور اس کے نیچے قرآن کریم سے متعلق بعض اہم غیر مسلم شخصیات کے تعریفی کلمات چارٹ کی شکل میں آویزاں کئے گئے تھے۔ میز کے اوپر دائیں طرف جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت کی ترقی اور خدمات کا جائزہ گراف کی صورت میں دکھایا گیا۔ جبکہ بائیں طرف خانہ کعبہ اور بیت الہدیٰ سڈنی کی تصاویر رکھی گئی تھیں۔ اور درمیان میں مفت تقسیم کئے جانے والے احمدیت کے تعارف پر مبنی فولڈرز اور حضور ایدہ اللہ کی معرکہ آراء تصنیف Revelation, Rationality Knowledge & Truth بھی رکھی گئی تھی۔

مذہب اور آرٹ کے موضوع پر تقریر

دوران نمائش تمام مذہبی تنظیموں کو مقررہ موضوع پر کچھ کہنے کا موقعہ بھی دیا گیا۔ اس موقعہ پر ہندو' سکھ' عیسائی' بدھ' بہائی' برہما کاری' ستھیا سائی بابا کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کے حوالے سے کسی نے اپنی مذہبی تعلیمات کو پیش کیا اور کسی نے مذہبی گیت' اشلوک اور شبدھ پیش کئے جبکہ دین کی نمائندگی میں مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب (مربی سلسلہ میلبورن) نے پندرہ منٹ کے لئے "مذہب اور آرٹ" کے موضوع پر مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے مختصر دین کا تعارف اور آرٹ سے متعلق دینی تعلیمات کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے حوالے سے پیش کیا۔

نمائش کے شرکاء

جماعت احمدیہ کے اس اسٹال پر مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب (مربی سلسلہ)' مکرم وحید احمد صاحب اور مکرم اسامہ احمد صاحب سیکرٹری تعلیم ہمہ وقت موجود رہے۔ اس نمائش کی تقریب میں مختلف مذاہب کے لیڈروں کے علاوہ مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ بھی شریک ہوئے۔ مقامی سٹی کی لیڈی میئر Cir. Angela Long اور وکٹوریہ اسٹیٹ کے ممبر پارلیمنٹ Mr. john Lenders بھی شریک ہوئے۔

جماعت احمدیہ کے سٹال پر آنے والے مختلف کمیونٹیز کے لوگ دین سے متعلق زبانی گفتگو بھی کرتے رہے اور احمدیت کے متعلق فولڈرز بھی ساتھ لے جاتے رہے۔ سٹال کے ٹیبل پر حضور انور کی کتاب بھی رکھی گئی تھی۔ ایک سنجیدہ مزاج آسٹریلین

باقی صفحہ 7 پر

غزل

مجھ کو بھی شفق شمار کر لے!
سورج مجھے ہم کنار کر لے!

منصور ہوں آخری صدی کا
سولی مرا انتظار کر لے!

صحرا کے سکوت سے نہ گھبرا
جو نام بھی لے پکار کر لے

یہ خاک اور خون کا سمندر
دن ڈھلنے سے پہلے پار کر لے

شاید کوئی اس طرف سے گزرے
دیوار کو سایہ دار کر لے

اتنا بھی بڑھا نہ داستاں کو
سچی ہے تو اختصار کر لے

آواز کو چھوڑ دے یہیں پر
لفظوں کی خلیج پار کر لے

اتنا بھی برس نہ اپنے اندر
اشکوں کو نہ آبشار کر لے

تصویر کو دیکھ کر سنبھل جا
آئینے کا اعتبار کر لے

ہے جرم عظیم اگر محبت
اس جرم کو ایک بار کر لے

خوشبو کو ہے اختیار مضطر
جو رنگ بھی اختیار کر لے

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے - سالانہ 900 روپے

ساجد محمود بٹر صاحب

قسط دوم آخر

تیسری عالمی ایٹمی جنگ - قرآنی پیشگوئیاں

ایٹم بم کا درجہ حرارت سورج سے دس گنا زیادہ ہوتا ہے

تیسری پیشگوئی

سورہ الدخان کی آیات 12,11 کا ترجمہ از تفسیر صغیر یہ ہے:

"پس تو اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا۔ جو سب لوگوں پر چھا جائیگا یہ دردناک عذاب ہوگا۔ (الدخان 12,11)

حاشیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

"یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس آیت میں ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم کا ذکر ہے۔ جس کے پھینکنے پر تمام جو میں دھواں پھیل جاتا ہے اور ان بموں کو اس وقت سائنس دان قیامت کا پیش خیمہ بتا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس انتظار کر اس دن کا۔ جب آسمان ایک کھلا واضح دھواں لائے گا۔ یہاں دخان سے مراد وہ دھواں ہے جو دجال کے زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے Atomic Explosion کے نتیجے میں نکالا جائے گا۔ اس دھوئیں کی تعریف میں قرآن کریم کی دوسری آیات بتاتی ہیں کہ وہ جہاں سے گزرے گا وہاں موت کا پیغام دے گا۔ اور بظاہر دھوئیں کا سایہ ہوا کرتا ہے لیکن وہ آگ سے نجات دینے والا ثابت نہیں ہوگا۔ تو یہی وہ دھواں ہے۔ جس کی طرف میں سمجھتا ہوں یہاں اشارہ ہے۔ کہ وہ دن جب ان پر چڑھے گا (-) انتظار کر اس دن کا (-) آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا۔ (-) وہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا.... اب آنحضرت ؐ کو جو انتظار کا حکم دیا گیا اس سے یہ مراد نہیں کہ آپ ؐ کی زندگی میں ہی یہ دھواں آجانا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ ؐ کے زمانے میں یہ واقعہ ضرور ہو کر رہنے والا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں آخرین میں پیدا ہونے والے لوگ بھی شامل ہیں۔ اور یہ دھواں ضرور رسول اللہ ﷺ کے (متبعین) کو دکھایا جائے گا۔ ان کے دیکھتے میں یہ عذاب ضرور دنیا پر نازل ہوگا۔ اور بڑے رقبوں پر پھیل جائے گا۔ جن پر پھیلے گا۔ ان رقبوں کو زندگی سے عاری کر دے گا۔ یہ نتیجہ اس آیت کا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ ان الہامات سے جو آپ کو آنے والے دنوں کے عذاب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو عطا کئے۔ ان میں سے یہ بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر۔ کہ ایسا عذاب آنے والا ہے۔ وہ زمین کو۔ ان خطوں کو زندگی کی ہر قسم سے خالی کر دے گا۔ جراثیم بھی مرجائیں گے۔ ہر چیز ختم ہو جائے گی۔ اب یہ عذاب دخان مبین کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے دیکھتے ہوئے Atomic Explosion اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دھوئیں کو چلنا۔ زمین کے بڑے خطوں کا زندگی سے عاری ہو جانا مقدر ہے"۔ (ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 255)

جب 16 جولائی 1945ء کو نیو میکسیکو کے صحرا میں ایٹم بم کے تجربہ ہوا تو ایک بہت بڑا بادل اٹھا اور چالیس ہزار فٹ کی بلندی تک جا پہنچا۔ اس نے رستے میں حائل بادل بالکل غائب کر دئے۔ (مغربی میڈیا کا اسلامی بم ص 371)

تیسری جنگ عظیم کے وقت یہ نظارہ اس تجربے سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔

چوتھی پیشگوئی

سورہ الرحمٰن آیت 36 کا ترجمہ از تفسیر صغیر یہ ہے:

تم پر آگ کا ایک شعلہ گرایا جائے گا (1) اور تانبا بھی گرایا جائے گا (2) پس تم دونوں ہرگز غالب نہیں آسکتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حاشیے میں فرماتے ہیں:

"(1) کاسمک ریز کی طرف اشارہ ہے (2) بموں کی طرف اشارہ ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تم دونوں پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے۔ اور ایک طرح کا دھواں بھی۔ پس تم دونوں بدلہ نہ لے سکو گے۔ ایک طرح کا دھواں بھی سے کیا مراد ہے؟.... برسنے والا دھواں ہے..... تو یہاں Atomic Smoke مراد..... تم پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے۔ آج کی دنیا میں Modern Warfare میں آگ کے شعلے برسائے جاتے ہیں۔ اور اس کا وہ اگلا حصہ ہے دھواں بھی (-) پس جب آسمان پھٹ جائے گا اور رنگے ہوئے چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا جو Modern Warfare ہے اس میں آسمان کا رنگ ہی بدل جایا کرتا ہے۔ شعلوں سے اور مختلف قسم کی بلاؤں کی وجہ سے۔ تو رنگے ہوئے چمڑے جیسا رنگ ہو جاتا ہے"۔ (ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 275)

پانچویں پیشگوئی

سورۃ المعارج کی آیات نمبر 9-10 کا ترجمہ از تفسیر صغیر یہ ہے

"اس دن (شدت حرارت کی وجہ سے) آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔" اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"یعنی ایسی ایجادیں نکل آئیں گی جیسے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کہ جن کے گرنے سے پہاڑوں جیسی مضبوط چیز بھی روئی کے گالوں کی طرح اڑ جائے گی۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ المعارج کی آیات 9 تا 12 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب Atomic Warfare ہو تو اس وقت یہ ممکن ہے کہ السماء کالمھل دکھائی دے آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح دکھائی دے (-) وہ ایسا وقت ہوگا جب کوئی کسی گہرے دوست کو بھی نہیں پوچھے گا.......... اتنی خوفناک چیز ہے Radiation کا عذاب کہ اب تک جہاں جہاں یہ تجربے ہوئے ہیں۔ وہاں لازماً یہی باتیں دکھائی دی ہیں کہ عورتیں اپنے بچوں کو بھول گئی ہیں اور اتنی خوفناک اندر ایک گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے Atomic Warfare سے یا Radiation سے کہ اگر اس وقت ان کو پوچھا جائے تو وہ اپنے بچوں کو قربان کر کے بھی اس مصیبت سے بچنے کی کوشش کریں"

(ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 293)

چھٹی پیشگوئی

ایک اور پیشگوئی حضرت مصلح موعود نے سورۃ المطففین کی چند آیات مختلف جگہوں سے لے کر مستنبط کی ہے۔ وہ آیات 15 تا 19 ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"کلا کے معنے ردع اور زجر کے ہیں۔ پس کلا کا جو اس جگہ تکرار کیا گیا ہے اس میں شدت عذاب کی طرف اشارہ ہے........ چونکہ سورۃ مائدہ میں مسیحی اقوام کو دنیوی ترقیات عطا کرنے کا وعدہ تھا اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ خبر تھی کہ اگر انہوں نے کفر کی طرف رجوع کیا تو میں ان پر وہ عذاب نازل کروں گا جو دنیا میں کسی قوم پر نازل نہیں ہوا۔ اس لئے یہاں کلا کا تکرار اسی عذاب شدید کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے......... پھر کلا کے اس تکرار پر غور کرنے سے ایک اور بات معلوم ہوتی ہے

کہ یہاں تین دفعہ کلا کفر کے ذکر کے بعد آتا ہے اور ایک دفعہ کلا مومنوں کے ذکر سے پہلے ہے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ تین جھٹکے عیسائیت کی تباہی کے لئے لگیں گے اور چوتھا جھٹکا (دین) کے قیام کا موجب ہوگا۔ بظاہر جہاں تک عقل کام دیتی ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلی جنگ عظیم جو 1918ء میں ختم ہوئی پہلا جھٹکا تھا جو عیسائیت کو لگا۔ اب دوسری جنگ جو شروع ہے یہ دوسرا جھٹکا ہے۔ اس کے بعد ایک تیسری جنگ عظیم ہوگی جو مغرب کی تباہی کے لئے تیسرا اور آخری جھٹکا ہوگا۔ اس کے بعد ایک چوتھا جھٹکا لگے گا جس کے بعد (دین) اپنے عروج کو پہنچ جائے گا۔ اور مغربی اقوام بالکل ذلیل ہو جائیں گی۔ کیونکہ چوتھے کلا کے بعد ہی یہ ذکر آتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ نمبر 306)

ساتویں پیشگوئی

سورہ کہف آیت نمبر 26 کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریر فرماتے ہیں:

چونکہ یہ سوال ہو سکتا تھا کہ اگر جنگ اور جہاد نہ ہوگا تو (اہل دین) کی کمزور حالت کس طرح بدلے گی اس کا جواب دیا کہ ہم اس کے سامان خود پیدا کریں گے۔ اور یورپین اقوام کو جنگ کا عذاب گھیرے گا اور گویا جنگ ان کے گھروں کے گرد خیمے لگالے گی اور جس قدر وہ امن کے لئے کوشش کریں گے اور امن امن کہہ کے چلائیں گے اسی قدر پگھلتا ہوا لوہا اور تانبا ان کے مونہوں پر ڈالا جائے گا۔ یعنی امن کی پکار تو ہوگی لیکن نتیجہ توپوں کے گولے اور بم میں نکلے گا۔ اور ان کے ملک رہائش کے قابل نہ رہیں گے بلکہ برا ٹھکانا بن جائیں گے۔

ارتفق کے معنے تعاون اور رفاقت کے بھی ہوتے

ہیں۔ ان معنوں کی رو سے معنے یہ ہوں گے کہ قومیں امن کی خاطر دوسری قوموں سے دوستیاں کریں گی لیکن ان دوستیوں کا نتیجہ جنگ نکلے گا نہ کہ صلح۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 444، 445)

آٹھویں پیشگوئی

سورہ کہف آیت 44 کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

"جبل کے معنی بڑے آدمی کے بھی ہوتے ہیں اور سیر کے معنی چلانے کے اس جگہ جبال سے مراد بڑے لوگ ہی ہیں۔ کیونکہ اس جگہ آدمیوں کا ذکر ہے پہاڑوں اور دریاؤں کا ذکر نہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب پیشگوئیاں اس دن پوری ہوں گی جب بڑے بڑے لوگ جنگوں کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ اور تو ساری زمین کو یعنی سب اہل زمین کو دیکھے گا کہ جنگ کے لئے ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑے ہو

موعود تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اس دن آسمان سے کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی۔ یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہونگے۔ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں گے تجھے عزت دونگا اور تیرا اکرام کرونگا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا کہ جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے کام پورے نہ کرے۔ میں رحمٰن ہوں اور ہر ایک امر میں تجھے سہولت دونگا اور ہر ایک امر میں تجھے برکتیں دکھلاؤنگا"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 98)

پھر ایک اور جگہ پر حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

"اے سننے والو! تم یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت

ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے"۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

وہ وقت دور نہیں

فرمایا:

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم..... امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا..... اے یوروپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں"۔

نمبر 339)

پھر فرمایا:

"نہ بت رہیں گے نہ صلیب رہے گی اور سمجھ دار دلوں پر سے ان کی عظمت اٹھ جائے گی اور یہ سب باتیں باطل دکھائی دیں گی اور سچے خدا کا چہرہ نمایاں ہو جائے گا..... خدا اپنے بزرگ نشانوں کے ساتھ اور اپنے نہایت پاک معارف کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ دلوں کو

باقی صفحہ 8 پر

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

جائیں گے اور ایسی جنگ ہوگی کہ گویا ان میں سے ایک بھی نہ بچے گا۔ اس واقعہ کی طرف انجیل میں بھی اشارہ ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ آخری زمانے میں قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھائی کرے گی۔" (متی باب باب 24 آیت 7)

ہوسکتا ہے کہ الارض سے ادنیٰ طبقہ کے لوگ مراد ہوں اور الجبال سے مراد بڑے لوگ یعنی اس دن ایک طرف سے جبال یعنی بڑے لوگ یا دوسرے لفظوں میں ڈکٹیٹرز نکلیں گے اور دوسری طرف سے ارض یعنی ڈیماکریسیز کے حامی اور حکومت عوام کے نمائندے نکلیں گے اور آپس میں خوب جنگ ہوگی"

(تفسیر کبیر جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 458)

☆☆☆☆

حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی تیسری عالمگیر ایٹمی جنگ کے متعلق بکثرت پیشگوئیاں کی ہیں لیکن مضمون کی طوالت سے بچنے کے لئے صرف چند ایک یہاں درج کرتا ہوں۔

پیشگوئیاں از حضرت اقدس مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے الہام کیا:

"بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی (-)"

ان الہامات کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح

گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات سے عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ نمبر 4۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 396)

پھر حضور فرماتے ہیں:

تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے
جس سے پڑ جائے گی اک دم میں پہاڑوں میں بغار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے خار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
ان کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

پھر اور جگہ حضور فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ جس عذاب کے لئے یہ پیشگوئی ہے اس عذاب کو خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ کے لفظ سے بیان کیا ہے اگرچہ بظاہر وہ زلزلہ ہے اور ظاہر الفاظ یہی بتاتے ہیں کہ وہ زلزلہ ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ عادت الٰہی میں استعارات بھی داخل ہیں اس لئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ غالباً تو وہ زلزلہ ہوگا ورنہ کوئی اور جاں گداز اور فوق العادت عذاب

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 269)

دنیا کے دانشوروں اور مدبروں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو اس خیال کا حامی ہے کہ اگر تیسری عالمگیر ایٹمی جنگ لگ گئی تو بنی نوع انسان کا اس خطہ ارض سے خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسے خطرناک مہلک اور سریع الاثر ہتھیار ایجاد ہو چکے ہیں کہ ان کے استعمال سے چند لمحوں میں ہر ذی روح رخت سفر باندھ لے گا۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ کے ساتھ احمدیت کا غلبہ وابستہ ہے۔ جیسا کہ اوپر کی پیشگوئیوں سے ظاہر ہے۔ بیشک یہ جنگ اپنے ساتھ تباہ کاریوں اور ہولناکیوں کے لشکروں کے لشکر لے کر آئے گی لیکن پھر بھی تمام بنی نوع انسان کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ عیسائیت اس تیسرے زوردار جھٹکے کے نتیجے میں پاش پاش ہو جائے گی اور پھر احمدیت کے غلبے کی ابتداء پوری آب و تاب سے اپنے اندر درخشندہ پہلو لئے صفحہ زمین پر رونما ہو گی اور پھر یہ غلبہ تا قیامت رہے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ...... جس قدر خدا نے تباہی کا ارادہ کیا ہے وہ پورا ہو چکے گا۔ تب خدا کا رحم پھر جوش مارے گا اور پھر غیر معمولی اور دہشتناک زلزلوں کا ایک مدت تک خاتمہ ہو جائے گا...... اور جیسا کہ نوحؑ کے وقت میں ہوا کہ ایک خلق کثیر کی موت کے بعد امن کا زمانہ بخشا گیا ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا"

(تجلیات الٰہیہ ص 6۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ

بقیہ صفحہ 5

بے شمار پانی کے چشمے اور خوبصورت بہتے ہوئے دریاؤں کا بھی نظارہ کیا۔ اسی طرح خوبصورت جھیلیں بھی دیکھیں۔ اگرچہ اس بار برف باری نہ ہونے کے باعث دریاؤں میں پانی کم نظر آیا۔ مگر یہ نظارے بہت ہی دلکش اور خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔ اور کشمیر جنت نظیر کی حقیقت کو اجاگر کر رہے تھے۔

دو روز قیام کے بعد خاکسار سرینگر سے مورخہ 23 فروری کو صبح 7 بجے چل کر شام 7.30 بجے واپس قادیان پہنچا۔ پہلے جیپ پر اور جموں سے بٹالہ نان سٹاپ لگژری بس اور بٹالہ سے قادیان عام بس پر سفر کیا گیا۔ 24 فروری کو بیت اقصیٰ میں بعد نماز مغرب و عشاء صوبہ گجرات (انڈیا) میں زلزلہ زدگان کی امداد کے سلسلہ میں انڈیا اور انگلستان سے بھیجی گئی ٹیموں سے "آنکھوں دیکھا حال" سننے کے لئے جلسے کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ برطانیہ مکرم ابراہیم نونن صاحب۔ قائمقام صدر انصار اللہ بھارت۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت۔ نگران دعوت الی اللہ گجرات اور میڈیکل ٹیم کے ENT ڈاکٹر صاحب نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔ اور خدمت خلق کے طریق کار کی وضاحت کی۔ بیت اقصیٰ کے اندرونی اور بیرونی حصے مکمل طور پر سامعین سے بھرے ہوئے تھے۔ مقررین نے تائید الٰہی کے متعدد واقعات سنائے۔ اور بتایا کہ زلزلہ زدگان کی تقریباً 35 لاکھ روپے کی امداد کی گئی۔ جس میں ٹینٹ کمبل اور کھانے کی اشیاء شامل تھیں۔ علاوہ ازیں تقریباً 3 ہفتے تک تینوں اوقات کھانے کے لنگر کا انتظام کیا گیا۔ جو دور افتادہ علاقوں میں جہاں رسل و رسائل کے ذرائع بھی ناپید تھے جا کر کئے۔ اسی طرح 5 لاکھ روپے کی ادویات بھی تقسیم کی گئیں۔ ذرائع ابلاغ T.V اور اخبارات نے برملا جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کا اعتراف کیا۔

مورخہ 26 فروری کو قادیان سے روانہ ہو کر قادیان اور کشمیر کی حسین یادیں لئے واپس ربوہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل قادیان کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور ان کی خدمات دینیہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

چوہدری ناز احمد ناصر صاحب آف جرمنی

میرا سفر قادیان و کشمیر - فروری 2001ء

قادیان کی مقدس یادیں اور مقبرہ یوز آسف کی سیر

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے خاکسار کو امسال قادیان جانے کی سعادت عطا فرمائی۔ جو تقریباً 9 سال کے بعد میسر آئی تھی۔ اس سفر کے مختصر حالات افادہ عام کے لئے ذیل میں درج ہیں۔

11 فروری 2001ء کو فرینکفرٹ جرمنی سے لاہور۔ پاکستان کے لئے P.I.A کی فلائٹ سے روانہ ہوا۔ تقریباً ایک ہفتہ اپنے عزیز و اقارب سے میل ملاقات کے بعد 19 فروری کو قادیان کے سفر پر روانہ ہوا۔ واہگہ بارڈر کے راستہ بذریعہ کار۔ ویگن اور بس تقریباً 8 گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد عصر سے کچھ پہلے قادیان پہنچا۔ پہلا خوشگوار تجربہ یہ ہوا کہ قادیان میں بس سے اترتے ہی مکرم نعیم احمد ناصر صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ جن کی معیت میں بآسانی دار الضیافت پہنچا۔ وہاں سامان وغیرہ رکھنے کے بعد بیت اقصیٰ میں عصر کی نماز باجماعت ادا کی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ دوران ملاقات ان سے ذکر کیا کہ میرا ارادہ کشمیر جا کر "یوز آسف" کا مقبرہ دیکھنے کا بھی ہے۔ محترم میاں صاحب نے ناظر اصلاح و ارشاد محترم محمد انعام غوری صاحب سے رابطہ کر کے تعارفی خطوط حاصل کرنے کی ہدایت فرمائی محترم میاں صاحب کے ارشاد کی تعمیل کی گئی۔ بعدہ خاکسار نے مکرم نعیم احمد ناصر صاحب کی معیت میں ہی قادیان کے تاریخی مقامات کی زیارت کی۔ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ گیسٹ ہاوسز. ریلوے سٹیشن اور کوٹھی بیت السلام دیکھنے کا موقع ملا۔ اسی طرح جماعت کے 1947 سے قبل کے کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ بیت نور اور ناصر آباد میں نئی کالونی دیکھی۔ اسی طرح مقبرہ بہشتی میں جا کر دعا کرنے کی بھی سعادت پائی۔

آجکل قادیان میں پانچ بیوت الذکر ہیں۔ بیت الدعا میں صبح 3.30 بجے سے ہی نوافل ادا کرنے والوں کی لائنیں لگنی شروع ہو جاتی ہیں۔ بیت مبارک اور بیت اقصیٰ سب نمازوں کے دوران خصوصاً فجر اور عشاء کی نمازوں کے وقت بھری ہوتی ہیں۔

تقسیم ملک کے وقت قادیان میں 313 درویش تھے۔ جن میں سے آجکل قریباً پچاس درویش صاحبان بقید حیات ہیں۔ میری ان میں سے چند بزرگ درویشوں سے ملاقات ہوئی۔

محترم ملک صلاح الدین صاجب مصنف "رفقاء احمد" سے دو مرتبہ ملاقات ہوئی۔ موصوف اب عمر رسیدہ ہیں۔ گھر پر ہی تصنیف و تالیف اور خدمت دین میں مصروف رہتے ہیں۔ بہت ہی پیار. محبت اور خندہ پیشانی سے ملے۔ پہلی دفعہ جب ملاقات ہوئی۔ تو بستر پر لیٹے لیٹے ہی مجھے گلے لگا لیا۔ جب قادیان سے واپسی سے قبل خاکسار دوبارہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ تو صحت قدرے بہتر تھی۔ چنانچہ ملاقاتیوں کے کمرہ میں تشریف لا کر نہایت خندہ پیشانی سے ملے۔ اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

قیام قادیان کے دوران مختلف دفاتر میں جا کر ناظر اور وکلاء صاحبان اور ان کے عملہ کے کارکنان سے ملاقات کی۔ سب کو بلند حوصلہ پایا۔ اور انہیں اخلاص اور پوری محنت کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کی بجا آوری کرتے دیکھا۔ سب ہی دعوت الی اللہ کے اہم فریضہ میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ امسال بیعتوں کے 4 کروڑ کے ٹارگٹ میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے معتدبہ حصہ حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بقیہ ٹارگٹ کے حصول کے بھی سامان پیدا فرما کر ان کو اپنے خدا اور امام کے سامنے سرخرو کرے۔ آمین۔ کثرت کے ساتھ نئے مربیان اور معلمین تیار ہو رہے ہیں۔ ان طلباء میں کئی ایسے بھی ہیں جو احمدیت میں شمولیت سے پہلے دینی عالم تھے۔ اور تقویٰ و اخلاص کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت کے نور سے روشن کیا۔ ان کا تعلق نیپال؛ بھارت. بنگال. آسام وغیرہ مختلف علاقوں سے ہے۔ روانگی سے ایک رات قبل دار الضیافت کے سامنے چند طلبا سے ملاقات ہوئی۔ باتوں کا سلسلہ شروع ہوا تو یہ تعداد 40-50 تک پہنچ گئی۔ بعدہ ہم دار الضیافت کے ایک کمرہ میں بیٹھ کر گفتگو کرتے رہے۔ ان طلباء میں سے ہر ایک کو میں نے خدمت دین اور خدمت خلق کے جذبہ سے معمور اور پرجوش داعی الی اللہ پایا۔

20 فروری کو بیت اقصیٰ میں یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں جلسہ تھا۔ جس میں تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔

خاکسار 20 فروری کو قریباً ایک بجے بعد دوپہر قادیان سے جموں کے لئے بذریعہ بس روانہ ہوا۔ اور قریباً 6 بجے جموں پہنچا۔ امرتسر سے براستہ بٹالہ۔ گورداسپور۔ پٹھان کوٹ بس بھی اور ریل بھی جاتی ہے۔ ایک بس امرتسر سے براستہ بٹالہ جموں جاتی ہے۔ جو نان سٹاپ. ویڈیو بس ہے۔ جس کی سیٹیں بھی بہت آرام دہ ہیں۔ یہ بٹالہ سے جموں تقریباً 3 گھنٹوں میں پہنچا دیتی ہے۔ اس کا کرایہ تقریباً 110 روپیہ جموں سے امرتسر تک ہوتا ہے۔ بٹالہ کا کرایہ بھی پوراہی وصول کرتے ہیں۔

دوسرے روز صبح 5.30 بجے چھوٹی جیپ (جو سات مسافروں کو لے کر جاتی ہے) کے ذریعہ سری نگر (کشمیر) کے لئے روانہ ہوا۔ تقریباً 3 گھنٹے کی مسافت طے کر کے 1.30 بجے بعد دوپہر منزل مقصود پر پہنچا۔ جموں سے سرینگر جانے کا راستہ پہاڑی ہے۔ اگرچہ وادی کشمیر ہموار ہے۔ بس پر قریباً 12 گھنٹے جب کہ جیپ یا ویگن پر 8 گھنٹے وقت صرف ہوتا ہے۔ فاصلہ تقریباً 230 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ایک سرنگ بھی آتی ہے۔ جو تقریباً 2.5 کلومیٹر ہے۔ اس کو پہاڑوں کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ آنے اور جانے کے لئے علیحدہ علیحدہ سرنگیں ہیں۔ ان سرنگوں کو تقسیم ملک کے بعد بنایا گیا ہے۔ اور اس سے فاصلے میں بہت بڑی کمی آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سرنگیں ایشیاء میں سب سے بڑی ہیں۔

جموں سے سرینگر کی سڑک زیادہ تر پہاڑوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ اس کی چوڑائی بھی زیادہ نہیں ہے۔ اور موڑ بھی انتہائی خطرناک ہیں۔ پہلے پہاڑوں کی بلندیوں تک جاتے ہیں۔ جبکہ بعد میں وادی میں داخل ہونے سے قبل نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ برف پڑنے کے دنوں میں سفر انتہائی خطرناک بھی ہو جاتا ہے۔ اور سرنگ کا رستہ بند بھی کر دیتے ہیں۔ دریائے چناب بھی کافی دور تک ساتھ ساتھ بہتا ہے۔ اس سال برف بھی نہیں ہوئی اور بارشیں بھی بہت کم ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے دریا میں پانی بہت کم تھا۔ دوران سفر بعض شہر بھی آتے ہیں۔ جہاں کچھ دیر کے لئے بس یا جیپ یا ویگن ٹھہرتی ہے۔ اور مسافر کھانا وغیرہ کھا لیتے ہیں۔ پہاڑوں پر مکانات بہت خوبصورت دکھائی ہیں۔

کشمیر میں ہر طرف فوج اور پولیس پھیلی ہوتی ہے۔ خوف و ہراس کا عالم ہے ہمہ وقت دھماکوں اور قتل و غارت کی خبریں ملتی رہیں۔

محترم غلام نبی نیاز صاحب کی قیادت میں محلہ نیار کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں تاریخی شہرت کا مزار ہے۔ جس میں حضرت "یوز آسف" کا مقبرہ ہے۔ مزار شریف ایک سادہ سی عمارت پر مشتمل ہے جس کے باہر کتبے پر یہ عبارت کندہ تھی "زیارت حضرت یوحنا آصف خانیار" اس کے اندر داخل ہوئے تو عام مزاروں سے مختلف پایا۔ وہاں کوئی مجاور نہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی گائیڈ۔ اس مختصر سی عمارت میں دو کمرے ہیں۔ ایک خالی اور دوسرے میں دو قبریں۔ اوپر کی طرف حضرت "یوز آسف" اور نیچے کی طرف صوفی بزرگ سید نصیر الدین صاحب رحمہ اللہ خانیاری کی قبریں ہیں۔ یہاں پر ان بزرگوں کے بلند درجات کے لئے پرسوز دعا کرنے کا موقع ملا۔

مزار کے قریب ہی "جامع مسجد سرینگر" ہے۔ اس مسجد کو ابتدا میں سکندر شاہ نے بنوایا تھا۔ مسجد کی عمارت کو کشمیری فن تعمیر کے نرالے اور بہترین نمونے پر تعمیر کیا گیا ہے۔ فن تعمیر کی جدت و وسعت اور عمارت کی شان و عظمت کے لحاظ سے یہ مسجد دنیا کی بے مثال مساجد میں شمار ہوتی ہے۔ 380 لکڑی کے بلند ستون جن پر مسجد کی چھت ہے۔ مسجد کی شان کو دوبالا کرتے ہیں۔ مسجد کے اندر سنگ سیاہ کا بنا ہوا محراب ہے۔ جس پر اللہ جل شانہ کے 99 اسماء حسنیٰ کندہ کئے گئے ہیں۔ محراب کے گرد سورہ جمعہ بخط طغریٰ منقوش ہے۔ کشمیر کے مشہور ترین مسلمان بادشاہ سلطان زین العابدین کے عہد حکومت سے مسجد اسلامی علوم سکھانے کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ مسجد کو تین بار آگ بھی لگی اور تینوں بار بادشاہان وقت یعنی حسن شاہ۔ شہنشاہ جہانگیر اور اورنگ زیب عالمگیر نے از سر نو تعمیر کروایا۔ مسجد کی لمبائی چوڑائی 381x384 فٹ ہے۔ اندرون صحن 254x234 فٹ ہے۔ مسجد کی ساخت اس انداز سے بنائی گئی ہے۔ کہ اس میں بیک وقت 33333 افراد سجدہ کر سکیں۔ تاکہ ہر رکوع اور سجدہ میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کا ایک لاکھ بار ورد ہو۔ مسجد کے مینار بھی فن تعمیر کشمیری طرز کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ جو زیادہ اونچے تو نہیں بنائے گئے لیکن اپنی شان میں نرالے ہیں اور عظمت اسلام کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر عظیم الشان جھیل "دل" ہے۔ جس کے ایک سرے پر مسجد "حضرت بل" ہے۔ جھیل کے دو اطراف بلند و بالا پہاڑ ہیں۔ جو جھیل کی خوبصورتی میں چار چاند لگاتے ہیں۔ سیر کروانے کے لئے جھیل میں چھوٹی چھوٹی کشتیاں بھی چلتی ہیں۔ اس مسجد کے عقب میں سرینگر کی یونیورسٹی بھی ہے۔

سرینگر کے دو باغات "مغل باغ" اور "شالار باغ" بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ جو اسلامی تہذیب کی یاد دلاتی ہیں۔ یہ باغات ایک طرف عالیشان پہاڑوں اور دوسری طرف جھیل "دل" کے درمیان واقع ہیں۔ ان کی تعمیر نو کا کام بھی جاری تھا۔ وقت کی کمی کے باعث بعض اور باغ نہ دیکھ سکا۔

وادی کشمیر میں بے شمار اونچے اونچے پہاڑ بھی دیکھے جن کی چوٹیاں برف سے لدی ہوئی ہیں۔ اور

باقی صفحہ 4 پر

تبصرہ کتب

تحریک آزادی کشمیر اور جماعت احمدیہ

ایک موعود مصلح، ایک عظیم مذہبی راہنما کے متعلق یہ خبر دی گئی کہ وہ ''سخت ذہین وفہیم اور دل کا حلیم'' ہوگا اور وہ ''اسیروں کی رستگاری'' کا موجب ہوگا- اس دل کے حلیم نے 1931ء میں ہی جان لیا اور بڑی شدت سے محسوس کہ کشمیریوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے- تو اس ذہین وفہیم انسان نے اس ظلم کے مداوا کے لئے تجویز کی کہ کشمیر کمیٹی بنائی جائے جو کشمیریوں کی مدد کا بیڑہ اٹھائے- پہلی میٹنگ میں جس میں ڈاکٹر اقبال اور دوسرے عمائدین بھی تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے، آپ کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر بنایا گیا- آپ نے اپنی بے انتہا جماعتی مصروفیات کے باوجود اسیروں کی رستگاری کے لئے ایسی تجاویز سوچیں اور اس رنگ میں تگ ودو کی کہ کشمیر کا مسئلہ اجاگر بھی ہوا اور کشمیریوں کو ایک گونہ اطمینان بھی ہوا کہ کوئی تو ان کا ہمدرد، ان کا رفیق، ان کا محسن ہے- آپ کشمیریوں کے حقوق کے لئے کبھی خود جا کے وائسرائے ہند کو مل رہے ہیں، کبھی وفد بھیج رہے ہیں، شہدا کے پسماندگان کی دستگیری ونگہداشت ہو رہی ہے اپنی جماعت کے چوٹی کے وکلاء کے ذریعہ مظلوم کشمیریوں کی قانونی اعانت کی جا رہی ہے، سمندر پار ممالک میں کشمیر کے کیس کو احسن رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے، مالی اعانت کی جا رہی ہے- اور ان سب اقدام کے نتیجہ میں کشمیری لیڈر بھی مرعوب وممنون ہیں- شیخ محمد عبداللہ صاحب نے شکریہ ادا کیا ''اس بے لوث اور بے غرضانہ کوشش اور جدوجہد کے لئے جو آپ نے کشمیر کے درماندہ مسلمانوں کے لئے کی-'' شیخ صاحب نے مزید اعتراف حقیقت کرتے ہوئے لکھا: ''نہ میری زبان میں طاقت اور نہ قلم میں زور اور نہ میرے پاس الفاظ جن سے میں جناب کا اور جناب کے بھیجے ہوئے کارکن مولانا عبدالرحیم درد، سید زین العابدین وغیرہ کا شکریہ ادا کروں- یقیناً اس عظیم الشان کام کا بدلہ جو کہ آنجناب نے ایک بے کس اور مظلوم قوم کی بہتری کے لئے کیا، صرف خدائے لایزال سے ہی مل سکتا ہے-'' گویا صحیح رنگ میں آپ نے ظلم وستم کے ستائے ہوئے جبر کے اسیر کشمیریوں کی رستگاری کی- مگر اس عظیم کام کا صلہ کیا دیا گیا؟ کہا گیا کہ ''ایک میرزائی کے سپرد یہ کام نہیں ہونا چاہئے'' اور آپ نے یہ دنیاوی عہدہ ان کے لئے جو نام ونمود کے متمنی تھے، چھوڑ دیا- مگر اس کے بعد ایسی خاموشی چھائی گویا کہ کشمیر کمیٹی کی آواز بھی دفن ہوگئی-

مگر اس سب کے باوجود آپ نے کشمیریوں کا ساتھ نہ چھوڑا- اور پھر جون 1948ء میں پیشکش کی کہ احمدی نوجوانوں کی فرقان فورس کشمیریوں کی مدد کے لئے میدان عمل میں اترے گی- اور احمدی نوجوان دو سال تک کشمیر کے اہم محاذوں پر لڑتے رہے- جس کا اعتراف کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے ان الفاظ میں کیا: ''کشمیر محاذ کا ایک اہم حصہ آپ کے سپرد کیا گیا- آپ نے ان توقعات کو پورا کر دکھایا جو آپ سے کی گئیں- دشمن نے ہوا سے اور زمین سے شدید حملے کئے لیکن آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے اس کا مقابلہ کیا اور ایک انچ زمین بھی اپنے قبضہ سے نہ جانے دی- آپ کے انفرادی اور مجموعی اخلاق کا معیار بلند تھا-'' اور اس بلند معیار کا اعتراف 917 مجاہدین کو تمغہ جات عطا کرنے کی صورت میں کیا گیا-

مختصراً یہ کہ اس سخت ذہین اور حلیم انسان نے کشمیریوں سے ہمدردی کا عملی ثبوت دیتے ہوئے بھرپور جدوجہد کی ان تاریخی حقائق کو مکرم شیخ عبدالماجد صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اور بڑے احسن رنگ میں اپنی کتاب ''تحریک آزادی کشمیر اور جماعت احمدیہ'' میں پیش کیا ہے- اس میں آپ نے اخباروں کے حوالے، کتابوں کے اقتباسات- خط وکتابت کی فوٹو کاپیاں بعض ہاتھ سے لکھے ہوئے خطوط کے عکس، تصاویر اور وہ سارا مصدقہ مواد یکجا کر دیا ہے جس سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی کارکردگی کا پورا نقشہ سامنے آ گیا ہے- گویا یہ کمیٹی ایک بار پھر زندہ ہوگئی- شیخ صاحب نے بڑی عرق ریزی اور محنت سے متعلقہ حوالہ جات تلاش کئے اور پھر انہیں ترتیب دے کر گیارہ ابواب میں پیش کیا- بہت بڑا تحقیقی کام جو بڑے احسن انداز میں کیا گیا- اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کے کام میں برکت ڈالے- ان کی پہلی دو کتابیں بھی مصدقہ حقائق کی بنا پر بعض حلقوں میں ہلچل مچا چکی ہیں اور توقع ہے کہ اس مفید کتاب کو بھی پذیرائی ملے گی- ''تحریک آزادی کشمیر اور جماعت احمدیہ- تاریخی صداقتیں'' کے ناشر ہیں شیخ محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ- غوثیہ کالونی- قصور- کتاب جو 192 صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، کی قیمت ہے 75 روپے اور یہ افضل برادرز، گول بازار، ربوہ کے علاوہ مصنف شیخ عبدالماجد صاحب سے F 50/ بلاک 4 کلفٹن، کراچی سے بھی مل سکتی ہے-

(تبصرہ- پروفیسر میاں محمد افضل صاحب)

بقیہ کالم 4

مقابلہ کرنے کا مقصد آج بھی یہی ہے کہ ریفری اور مصنفین یا منتظمین کے فراہم کردہ پوائنٹس کی بنیاد پر اپنی حاضر دماغی مہارت اور بہترین مکہ بازی سے اپنے مقابل کے حملوں کا موثر دفاع کیا جائے اور اسے اتنا مارا جائے کہ اس میں مقابلہ کرنے کی سکت باقی نہ رہے اور اس طرح مقابلہ جیت لیا جائے-

شیخ مظفر احمد شرما صاحب

دنیا کا مقبول کھیل، باکسنگ

طاقت، مہارت، پھرتی اور ذہانت کا کھیل باکسنگ جو دنیا کا ایک مقبول ترین کھیل ہے گزشتہ عرصہ کے دوران باکسنگ نے شوق کی بجائے جنون کی شکل اختیار کر لی ہے- اور یہ جنون مزید پھیل رہا ہے-

یونانیوں کا کھیل

باکسنگ برسوں پرانا کھیل ہے لیکن برسوں پہلے آج کی طرح نہ باکسنگ رنگ تھا اور نہ ہی مکوں پر دستانے ہوتے تھے بس دو باکسر ایک چوکور پتھر پر آمنے سامنے بیٹھ جاتے تھے اور مقابلے کا! شارہ ملتے ہی ایک دوسرے پر مکوں کی بارش کر دیتے تھے اور یہ مقابلہ اس وقت تک ختم نہ ہوتا جب تک دونوں مقابلہ کرنے والوں میں سے کوئی باکسر نڈھال ہو کر گر نہ جاتا اس پر بس نہ تھی بلکہ فتح حاصل کرنے والا باکسر ہارنے والے کو ایک ڈنڈے سے جس کا سر آگے سے موٹا ہوتا تھا- مار مار کر ہلاک کر دیتا تھا- باکسنگ قدیم یونانیوں کا پسندیدہ مشغلہ تھا- لیکن رومیوں نے اس کھیل میں ظلم اور بربریت کو داخل کر دیا- وہ مکوں پر کیل لگے دستانے استعمال کرنے لگے- ان کے کھیل میں مقابل کی آنکھیں نکال دینا، ایک دوسرے کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دینا اور کشتی کی طرح داؤ پیچ استعمال ہوتے تھے- ایک عرصہ تک باکسنگ اسی طرح کھیلی جاتی رہی-

جدید بنانے کی کوششیں

آخر 1743ء میں باکسنگ کی دنیا کے ایک عظیم باکسر جیک براٹن نے باکسنگ کے قوانین بنا کر اس کھیل کو مہذب بنانے کی کوشش کی- پھر بعد میں ان قوانین میں کچھ ترامیم کر کے ''لندن پرائز رنگ رولز'' کا نام دیا گیا- ان قوانین کے تحت باکسر کو چاک سے نشان کئے ہوئے حصہ (رنگ) میں رہ کر لڑنا ہوتا تھا- اور رنگ میں ایک ریفری اور رنگ سے باہر جج (منصفین) کی موجودگی کو لازمی قرار دیا گیا- علاوہ ازیں مقابلہ کے دوران کوئی باکسر گر جائے تو جب تک وہ دوبارہ کھڑا نہ ہو جائے- اس وقت تک دوسرے باکسر کو حملہ کرنے سے روک دیا گیا لیکن باکسنگ کو اس وقت زیادہ محفوظ تصور کیا گیا جب کوئنز بری کے نواب نے لندن پرائز رنگ رولز میں کچھ نئے قوانین شامل کئے- ان قوانین میں باکسر کے لئے دستانوں کا استعمال لازمی قرار دیا گیا- مقابلہ کے دوران کسی باکسر کے گرنے کی صورت میں دس سیکنڈ تک گنتی- تین منٹ کا ایک راؤنڈ اور پھر راؤنڈ کے درمیان ایک منٹ کا وقفہ ضروری قرار دیا گیا- آج کی باکسنگ بھی کوئنز بری کے قوانین کے تحت کھیلی جاتی ہے- کسی تنظیم یا ادارے کے بغیر بھی باکسنگ کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن شپ کے مقابلے منعقد کئے جاتے تھے- اس طرح 1882ء میں عظیم امریکی باکسر جان ایل سلیون نے دنیا کا پہلا عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا- اور پھر 1892ء میں ایک باکسر جم کوربیٹ نے سلیون پر اپنی برتری ثابت کر کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن کا اعزاز حاصل کر لیا-

باکسنگ کا فروغ

باکسنگ کے فروغ کے لئے جان ایل سلیون کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جس کی بدولت باکسنگ آج دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے- سلیون نے پورے امریکہ کا دورہ کیا اور باکسنگ کے مقابلے کئے- کوئنز بری قوانین کے تحت باکسنگ کو متعارف کرایا- جان- ایل سلیون نے اسی ضمن میں ایک باکسر جیک کلرین کے خلاف 1889ء میں 75 راؤنڈ کا ایک طویل مقابلہ کیا اور جیت لیا- لیکن انتظامیہ نے ان دونوں باکسروں کے خلاف دنگا فساد کرنے اور غیر قانونی مجمع لگانے کا الزام لگاتے ہوئے گرفتار کر لیا اس طرح جیک کلرین کو قلیل مدت کے لئے قید کر دیا گیا اور جان ایل سلیون کو ایک سال کی سزا ہی گئی جو بعد میں ایک ہزار ڈالر جرمانے میں تبدیل کر دی گئی-

ورلڈ باکسنگ ایسوسی ایشن

ورلڈ باکسنگ ایسوسی ایشن 1920ء میں قائم کی گئی اور 1963ء میں ایک متوازی تنظیم ورلڈ باکسنگ کونسل کے نام سے بنی جسے 1983ء کے بعد انٹرنیشنل باکسنگ فیڈریشن کا نام دیا گیا- باکسنگ کی یہ دونوں عالمی تنظیمیں گیارہ مختلف اوزان کی درجہ بندیوں کے مقابلوں کی منظوری دیتی ہیں اسی وجہ سے ایک وقت میں دو باکسر عالمی چیمپئن کہلاتے ہیں- لیکن بعض دفعہ دونوں تنظیموں کے تسلیم شدہ دونوں عالمی چیمپئنز ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں اور فتح حاصل کرنے والا باکسر غیر متنازعہ عالمی چیمپئن کا اعزاز حاصل کر لیتا ہے-

آج جبکہ سائنس اپنے کرشمے دکھا رہی ہے- انتہائی ترقی یافتہ زمانہ ہے- فنی باریکیوں خوراک کا استعمال پرہیز- زبردست تربیت- حاضر دماغی- ذہانت- مہارت اور پھرتی کی وجہ سے باکسنگ بھی سائنٹیفک ہوگئی ہے لیکن دو باکسروں کا آپس میں

باقی کالم 2 پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

چوہدری منور احمد ساہی صاحب فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ آنسہ قمر النساء بنت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ امین جماعت احمدیہ فیصل آباد بوجہ خرابی جگر مختصر علالت کے بعد 25 مارچ 2001ء کو اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر تقریباً 44 سال تھی۔ مرحومہ مکرم مبارک احمد ساہی صاحب (دفتر حفاظت) لندن کی بھابی تھیں۔ اور چوہدری ذکاء اللہ ساہی صاحب جو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چچا زاد بھائی ہیں ان کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 6 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ثاقب کامران صاحب دارالعلوم ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم نصیر احمد صاحب کھرل مربی سلسلہ محمود آباد (سندھ) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف نصرت آباد (سندھ) اور خاکسار کے کزن مکرم شاہد محمود صاحب آف ماڈل کالونی کراچی کچھ عرصہ قبل سامارو (سندھ) کے قریب ایک کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ مکرم نصیر احمد صاحب کھرل مربی سلسلہ کرسچن ہسپتال کنری میں زیر علاج ہیں ان احباب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ فوزیہ سلطانہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالصمد شفیق صاحب)

محترمہ فوزیہ سلطانہ صاحبہ بیوہ مکرم عبدالصمد شفیق صاحب فلیٹ نمبر 2 یونیورسٹی روڈ کالونی بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ /مکان نمبر 32/3 دارالنصر ربوہ رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ /مکان ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر کسی عزیز کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

(1) محترمہ فوزیہ سلطانہ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم عبدالاحد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم اسد اللہ صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ شافیہ شفیق صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم معراج احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ کرونڈی ضلع خیر پور میرس سندھ کو مورخہ 26 مارچ 2001ء بروز سوموار دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور انور نے بچے کا نام ابرار احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم ماسٹر انور حسین صاحب ابڑو (راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے) کا نواسہ ہے۔ اور مکرم محمد انور صاحب ابڑو سابق امیر ضلع لاڑکانہ کا پڑپوتا ہے۔ احباب کی خدمت میں بچے کی صحت و سلامتی خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امتہ الرشید صاحبہ سیال اہلیہ منیر الدین صاحب سیال سابق صدر لجنہ اماء اللہ ضلع وہاڑی تحریر کرتی ہیں کہ میری چھوٹی بہن عزیزہ امتہ النصیر سیال اہلیہ صابر احمد سہگل ٹاؤن شپ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے پندرہ سال بعد بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام خواب کی بناء پر انصر رحمان سہگل تجویز ہوا ہے۔ بچہ دس سال پہلے متوقع اولاد کے تحت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہوا تھا۔ نومولود محمد عبداللہ (مرحوم) آف سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب سیال مرحوم انسپکٹر اصلاح وارشاد کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک ہونے اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 2

شال پر آئے تو حضور کی کتاب بڑی دلچسپی سے دیکھتے رہے پھر کہنے لگے میں اس کتاب کو جب تک میں یہاں ہوں کچھ دیر دیکھ سکتا ہوں۔ جب انہیں وہ کتاب دی گئی تو وہ سارا وقت اس کتاب کی ورق گردانی کرتے رہے۔ پروگرام کے اختتام پر ان کے ذوق وشوق کو دیکھتے ہوئے یہ کتاب انہیں تحفۃً دے دی گئی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ جماعت کے کسی پروگرام میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ اس غرض کے لئے خود ہی انہوں نے رابطہ کے لئے اپنا فون نمبر دیا۔

علاوہ ازیں مذکورہ بالا ممبر پارلیمنٹ کو بھی حضور انور کی کتاب تحفے کے طور پر پیش کی گئی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نمائش کے ذریعہ احمدیت کو متعارف کروانے کا موقع میسر آیا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 فروری 2001ء)

☆☆☆

خبریں

ربوہ: 11-اپریل گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 12-اپریل - غروب آفتاب: 6.37
☆ جمعہ 13-اپریل - طلوع فجر: 4.15
☆ جمعہ 13-اپریل - طلوع آفتاب: 5.40

کس کے خلاف کتنے کیس؟ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے وفاق اور نیشنل احتساب بیورو (نیب) کو ہدایت کی ہے کہ وہ نیب آرڈیننس کے تحت چلنے والے مقدمات کی جامع فہرست پیش کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس مفصل فہرست میں یہ بتایا جائے کہ کتنے مقدمات زیر التواء ہیں اور کس کس کے خلاف ہیں؟

ایک ہی خاندان کے 11-افراد قتل وہاڑی سٹاور اراضی کے تنازعہ پر وہاڑی میں ایک ہی خاندان کے گیارہ افراد کو سوتے میں قتل کردیا گیا۔ مرنے والوں میں ملزموں کی اپنی بہن، بہنوئی اور بھانجے بھی شامل ہیں۔ واردات کی اطلاع ملتے ہی ایس ایس پی، ڈی ایس پی اور سرکل کے تمام تھانوں کی پولیس فوری طور پر پہنچ گئی۔ کھوجیوں کی مدد سے چند گھنٹوں میں چاروں قاتلوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

روس کا علاقائی اتحاد بنانے کا اعلان روس نے اعلان کیا ہے کہ وسطی ایشیا میں دہشت گردی میں بڑھتے ہوئے خطرات کا تدارک کرنے کیلئے اپنے حلیف ممالک پر مشتمل ایک اتحاد تشکیل دے گا۔ اس اتحاد کے تحت تشکیل دی جانے والی 80 ہزار فوجیوں پر مشتمل مشترکہ موبائل فورس کسی بھی رکن ملک میں امن وامان کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے فوری طور پر وہاں پہنچنے کی پابند ہوگی۔

مجاہدین کا حملہ 19 فوجی ہلاک مقبوضہ کشمیر کے علاقہ اجوری میں مجاہدین نے بھارتی فوج کی ایک کانوائے پر گرینڈ لانچروں اور راکٹوں سے حملہ کر کے ایک فوجی گاڑی کو مکمل طور پر تباہ کردیا جبکہ دیگر مقامات پر بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپوں میں 19 بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

روس کی وعدہ خلافی ٹائمز آف انڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ روس کی طرف سے انجن کی فراہمی کے انکار سے پاکستان میں چین کے تعاون سے سپر 7 لڑاکا طیارہ بنانے کا منصوبہ متاثر ہونے کا خدشہ ہے اخبار نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ روس کی طرف سے مطلوبہ انجن کی عدم فراہمی سے مستقبل کے جدید لڑاکا طیارے کا منصوبہ ختم ہوسکتا ہے۔

جنرل توقیر کو نوٹس، میانداد کی ہائیکورٹ طلبی

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کوچ جاوید میانداد کے حالیہ بیان کی بنیاد پر کرکٹ ٹیم کے خلاف دائر کی گئی ایک رٹ درخواست کی سماعت کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل توقیر ضیاء کو 28-اپریل کے لئے نوٹس جاری کردیئے اور جاوید میاں داد کو 28-اپریل کو متعلقہ ریکارڈ سمیت عدالت میں طلب کر لیا ہے۔

مذہبی انتہا پسندی اور لوگوں کی پریشانی چیف ایگزیکٹو نے وائس آف جرمنی کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کی کل آبادی کے ایک انتہائی قلیل حصے کو مذہبی انتہا پسند قرار دیا جاسکتا ہے۔ لوگ مذہبی انتہا پسندی سے بہت پریشان ہیں، قانون بن رہا ہے جلد کارروائی ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذہبی انتہا پسندی ایک رویہ ہے۔ آپ داڑھیاں رکھ لیں، بسنت نہ منائیں، یہ غیر اسلامی ہے یا اس قسم کی دیگر باتیں کی جاتی ہیں۔ لوگ اس سے زیادہ پریشان ہیں، مذہب کے بارے میں قدیم اور پرانے خیالات کے پھیلاؤ سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم ایک ماڈریٹ پروگریسو اسلامی ملک ہیں اور ہمیں اپنا یہ اعزاز برقرار رکھنا چاہئے۔ قدامت پسند خیالات پھیلانے سے ہمیں پرہیز کرنا چاہئے۔

سرکاری وکلاء کا پیش نہ ہونا بدقسمتی ہے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے میاں نواز شریف اور ان کے جلاوطن ہونے والے خاندان کی پاکستان کی شہریت منسوخ کرنے کے کیس میں وفاقی حکومت کے وکیل کے پیش نہ ہونے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

اسرائیل کا میزائل حملہ اسرائیل نے غزہ کے شمال میں واقع فلسطینی بحریہ کے پولیس ہیڈ کوارٹرز اور ملٹری پولیس انٹیلی جنس آفس پر میزائل سے حملہ کیا فلسطینی پولیس کے مطابق زمین سے زمین تک مار کرنے والے میزائل حملے میں ایک فلسطینی ڈاکٹر ہلاک اور کئی افراد زخمی ہوئے تاہم مزید تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔

سندھ کو اضافی پانی دینے کا فیصلہ پنجاب کے کاشتکاروں اور زراعت سے متعلق تنظیموں نے پنجاب کے پانی کا حصہ کم کر کے اضافی پانی سندھ کو دینے کا فیصلہ مسترد کردیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پنجاب کے کاشتکار اور کسان اس فیصلے کے خلاف ہر سطح پر احتجاج کریں گے۔ اس فیصلے پر عمل سے ہماری فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ پنجاب کا حصہ بغیر پوچھے اور بغیر مشورے کے دے دیا گیا اور چیف ایگزیکٹو اس معاملے پر قومی اتفاق رائے کیوں حاصل نہیں کیا۔

بقیہ صفحہ 7

چوہدری سردار محمد صاحب سراء تھا۔ آپ کو 1935ء میں نو سال کی عمر میں والد صاحب کے ساتھ بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو برٹش آرمی میں کام کرنے کا موقع ملا۔ جنگ عظیم دوم میں آپ کی شاندار خدمات اور شجاعت پر میڈل سے نوازا گیا۔ قیام پاکستان کے موقع پر آپ نے کئی مواقع پر داد شجاعت دی۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بھی آپ کو پاکستان کے استحکام کے لئے خدمات کا شرف حاصل ہوا۔ ایک موقع پر صدر پاکستان فیلڈ مارشل ایوب خان نے آپ کے ایک کارنامے پر اعزاز سے نوازا اور مبارکباد کا خط بھی ارسال کیا۔ آپ پگڑی باندھنے کے ماہر تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند سال پہلے آپ کو از راہ شفقت اپنی پگڑی عنایت فرمائی۔ آپ کبڈی کے بہت ماہر کھلاڑی تھے۔ اس سلسلہ میں آپ کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

جماعتی خدمات: آپ 1972ء میں موضع سرائے ضلع شیخوپورہ میں گھربار چھوڑ کر ربوہ تشریف لے آئے اور عملہ حفاظت خاص میں شمولیت اختیار کر لی۔ آپ کو اس دوران بہت سی اہم ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ نے 1992ء میں ریٹائر ہونے کے بعد جامعہ احمدیہ میں خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ خدمات تا عمر جاری رہیں وفات سے چند گھنٹے قبل اپنی ڈیوٹی ادا کی۔ آپ ہر ایک کے لئے نرم دل اور نیک خواہشات رکھنے والے انسان تھے۔ ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہتے۔

اولاد: آپ کی اہلیہ کا نام محترمہ رابعہ بی بی ہے جن کی ایک سال تین ماہ پہلے وفات ہوئی تھی۔ آپ کے اکلوتے بیٹے کا نام محترم محمود احمد ناصر صاحب ہے جو جماعت احمدیہ برسلز بیلجئم کے صدر جماعت ہیں آپ کی بڑی بیٹی محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری نثار احمد سراء صاحب ربوہ میں مقیم ہیں۔ چھوٹی بیٹی محترمہ نصرت طاہرہ صاحبہ اہلیہ محترم اشتیاق احمد ناصر صاحب نارڈ ہورن جرمنی میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس خادم سلسلہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خصوصی درخواست دعا

☆ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

جنریٹر برائے فروخت
نیا تھری فیز 16 Kw7.5 ہارس پاور انجن کے ساتھ
برائے رابطہ: نعیم احمد طاہر مکان نمبر 48-47
دارالفتوح ربوہ فون نمبر 212854

بقیہ صفحہ 4

(احمدیت) کی طرف پھیر دے گا اور وہی منکر رہ جائیں گے جن کے دل مسخ شدہ ہیں۔

خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی۔ جس طرح بجلی مشرق و مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی روحانیت کے ظہور کے وقت میں ہوگا تب جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں سمجھتے وہ سمجھیں گے اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 312)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے - بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود
☎ 4844986

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

CPL 61